رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd No L 5254

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

خطبہ نمبر

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲/۸ ”

یوم پنجشنبہ
۹ صفر ۱۳۶۹ھ
فی پرچہ ۱/

جلد ۳ | یکم فتح ۱۳۲۸ ہش | یکم دسمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۷۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۰ نومبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت زیادہ کمزور رہی۔ دل کے ضعف کی شکایت بڑھ گئی اور نیند بھی نہیں آئی۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

دمشق ۳۰ نومبر۔ جماعت احمدیہ دمشق کے امیر مکرم منیر الحصنی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم شیخ نور احمد صاحب آج دمشق سے کراچی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب موصوف کی سلامتی سے پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی امۃ الوحید صاحبہ کو چھ روز سے بخار کی تکلیف ہے۔ احباب سلسلہ موصوفہ کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کسی عبادت گاہ کو متروکہ جائداد قرار نہیں دیا گیا

کراچی ۳۰ نومبر۔ آج حکومت پاکستان کے ایک سرکاری اعلان میں بعض ہندوستانی اخبارات کی اس خبر کو بالکل غلط قرار دیا گیا ہے کہ پنجاب میں چھ گوردواروں کو متروکہ جائداد قرار دے دیا گیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان معاہدے کے مطابق بلحاظ مذہب وملت عبادت گاہوں کے تقدس کو سختی سے برقرار رکھے ہوئے ہے۔

مگر کہ جو شخص بغیر پرمٹ داخل ہوگا اور جو عارضی پرمٹ لاکر مستقل طور پر رہنے کی کوشش کریگا وہ خود اس خلاف ورزی کے نتائج کا ذمہ وار ہوگا۔

بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس مسلم ممالک کو اسلام کے اقتصادی اصولوں پر متحد کرنے کی پہلی کوشش ہے

کراچی ۳۰ نومبر۔ آج تیسرے پہر کراچی میں بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کی صنعتی تجارتی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے امید ظاہر کی کہ اس اقدام سے اس نمائش میں حصہ لینے والے ملکوں کے صنعتی اور تجارتی تعلقات اور گہرے ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا تمام اسلامی ملکوں کو چاہئے کہ وہ اپنے عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ان کی موجودہ حالت کا تقاضا ہے کہ زرعی وسائل کو ترقی دے کر پیداوار اور اس کی کھپت بڑھائی جائے۔ آپ نے کہا مادی پہلو کے قطع نظر بھی یہ ضروری ہے کہ اسلامی ممالک غربا کی فلاح وبہبود کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔ آپ نے آخر میں اس امید کا اظہار کیا کہ ایسی نمائش ہر سال ہوتی رہے گی اور پاکستان کی طرح دوسرے ملک بھی اپنے ہاں ایسی نمائشوں کا انعقاد کریں گے۔ پیشتر ازیں پاکستان کے وزیر صنعت نے افتتاحی تقریر میں کانفرنس میں شرکت کرنے والے نمائندوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا اس مشترکہ طور پر اقتصادی جائزے لینے سے ایک ایسے دیرپا امن کی بنیاد پڑے گی جس کی بنیادی فطری اصولوں اور روحانی تعلقات پر ہوگی۔ آج اخبار لنڈن ٹائمز نے اپنے ادارۂ افتتاحیہ میں بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان کا یہ اقدام مسلم ممالک کو اسلام کے اقتصادی اصولوں پر متحد کرنے کی پہلی کوشش ہے۔

ریاست رام پور کو صوبہ یوپی میں مدغم کر لیا گیا

نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ کل سے ریاست رام پور ہندوستان کے صوبہ یوپی میں مدغم کر دی جائے گی۔ اس ریاست کی آبادی پانچ لاکھ کے لگ بھگ تھی اور رقبہ نو سو مربع میل تھا۔ صوبہ یوپی میں مدغم ہونے سے سارے صوبے کی آبادی چھ کروڑ کے قریب ہو جائے گی۔

کراچی ۳۰ نومبر۔ مشرقی بنگال میں ریلوے کی توسیع کا پروگرام مرکزی حکومت کے پیش نظر ہے اس کے ماتحت ۱۹۵۰ء میں سلہٹ اور چھاتک کے درمیان ایک نئی ریل لائن جاری کی جائے گی۔ اس کے علاوہ جنگ کے زمانے میں جو دو ریل کی لائنیں منسوخ کی گئی تھیں ان کی مرمت کر کے دوبارہ جاری کر دیا جائے گا۔

کراچی ۳۰ نومبر۔ حکومت پاکستان نے ایک اعلان میں ہندوستان کے بغیر پرمٹ پاکستان میں آ گھسنے والوں کو متنبہ کیا ہے

حتی الامکان مقدار میں زمین دینے کی سعی کا مطلب نئی زمینداریوں کا قیام ہرگز نہیں

(وزیر تعلیم)

لاہور ۳۰ نومبر۔ مغربی پنجاب کے مشیر تعلیمات ڈاکٹر تسلیم کی منٹگمری کی تقریر کے سلسلے میں جو بعض غلط فہمیاں پھیل گئی تھیں ان کے ازالے کیلئے مشیر موصوف نے ایک بیان جاری فرمایا ہے۔ جس کے اہم اقتباسات درج ذیل ہیں۔ — میری منٹگمری والی تقریر کا حوالہ دے کر یہ کہا جا رہا ہے کہ میں نے مہاجرین کو جو ہندوستان میں ان کی چھوڑی ہوئی اراضی کے برابر زمین الاٹ کرنے کے سلسلے میں ایک کمیٹی مرتب کئے جانے کے متعلق کہا ہے۔ حالانکہ میں نے در اصل یہ کہا تھا کہ مجوزہ علاقوں کے لوگوں کو حتی الامکان مقدار میں زمین دینے کی سعی کی جائے گی جس کا مطلب نئی زمینداریوں کا قیام نہیں۔ اس کے علاوہ کرایوں کی ادائیگی نہ کرنے کی تلقین کو بھی میری طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔ یہ بالکل واضح ہے کہ مختلف وجوہ کی بنا پر ایسا کرنا ممکن نہیں۔ لیکن ان لوگوں کا معاملہ مختلف نوعیت کا ہے جو مجوزہ علاقوں میں غصب ناکی جائیداد غیر منقولہ کے مالک تھے اور مالک ہوتے ہوئے انہیں کرایہ ادا کرنے میں ایک تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اس صورت حال کے متعلق میں نے یہ کہا تھا کہ اس قسم کے لوگوں کے معاملہ پر جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اگرچہ ہمارے راستے میں بین المستعمراتی معاہدات حائل ہیں۔ لیکن ہمیں اس بارے میں کسی موزوں تصفیہ پر جلد پہنچنے کی امید ہے۔ ایسے اشخاص کو نیم مستقل رقبہ دینے کے سوال پر بھی غور ہو رہا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ دو بیانات صریحًا ایک ایسے معاملہ کے متعلق ہیں جس کا بین المستعمراتی معاہدات سے تعلق ہے۔ اور ظاہر طور پر مرکز سے صلاح مشورہ کئے بغیر اس بارہ میں کوئی فیصلہ ممکن نہیں۔ بلاشبہ قطعی منصوبہ کی منظوری حکام سے حاصل کی جائے گی۔ ان تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے میری ہرگز نہیں کہ اب تک جس قدر ہدایات کا کام کیا گیا ہے اس کو یک لخت ردّ کیا جائے جس سے نہ صرف شدید دقت پیش آئے گی بلکہ وقت بھی ضائع ہوگا۔ اس لئے موجودہ وقت میں کرایوں کی فراہمی جاری رہے گی۔ میں اپنے عوام سے اپیل کروں گا کہ وہ بدستور کرائے ادا کرتے رہیں کیونکہ ہمارے سامنے بہت بڑی ذمہ داریاں موجود ہیں۔

تعلیم بالغاں کی مہم کے متعلق بھی بعض لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مہم صوبائی انتخاب کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کی نوعیت لئے ہوئے ہیں۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس سے میری ایسی ہرگز نیت نہیں۔ بلکہ کوشش صرف یہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم بالغاں کی اہمیت سے روشناس کرایا جائے۔

(سرکاری اطلاع)

سیرۃ النبیؐ کا جلسہ

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۹ نومبر۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے مکرم صاحبزادہ حبیب خانصاحب علوی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں جناح پارک میں گورنمنٹ کالج کے لیکچرار مرزا منظور احمد صاحب ایم ۔ ایس سی کی صدارت میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جس میں مشرقی افریقہ کے سابق مبلغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک بصیرت افروز تقریر کی۔ جلسے میں شہر کے معزز اور تعلیم یافتہ طبقے نے گرمجوشی کے ساتھ شرکت کی۔ جن میں بعض ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ہندو اصحاب بھی تھے۔

کرائے باقاعدہ ادا کیجئے

لاہور ۳۰ نومبر۔ مغربی پنجاب کے مشیر تعلیمات آنریبل مسٹر تسلیم حسن نے اہالیان سرگودھا کو قرآنی تعلیمات پر چلنے کی تلقین فرماتے ہوئے کہا یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر ہم نہ صرف علوم وفنون میں بلکہ اخلاق کے لحاظ سے بھی مغربی اقوام سے سبقت لے جا سکتے ہیں۔ آپ نے مہاجرین کو باقاعدہ کرائے ادا کرنے کی تلقین کی۔ ورنہ کرایوں کی عدم ادائیگی سے حکومت کی طالباتی سکیموں میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے کیپیٹل پرنٹنگ ورکس دلّی ملٹنگ لاہور سے طبع کرا کر ...

روزنامہ الفضل لاہور

یکم دسمبر ۱۹۴۹ء

جہاد فی سبیل اللہ صالحین ہی کر سکتے ہیں

ہم نے کل کسی قدر اس امر پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی تھی کہ مدیر کوثر نے دوسرے دشمنان احمدیت کی طرح مسیح موعود علیہ السلام پر جو یہ الزام لگایا ہے۔ کہ آپ نے مطلق جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے سرتاپا افترا بہتان اور اتہام ہے۔ یہ الزام مدیر کوثر کی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔

"جہاد کو منسوخ قرار دینا اور شے ہے اور اس کی شروط کی تکمیل کے بغیر جہاد نہ کرنا اور شے ہے۔ مرزا صاحب جنگ اور قتال کو دین کے لئے حرام قرار دے رہے ہیں۔ مگر مسلمان اور جماعت اسلامی جہاد بالسیف کو پیروان حق کا ایک دینی فریضہ قرار دیتے ہیں۔ جو چند ضروری شرطوں کے بغیر درست نہیں"

ان الفاظ کا مطلب یہی ہے کہ مدیر کوثر کے خیال میں مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانے میں جہاد کی شروط مفقود ہونے کی وجہ سے اس کو حرام قرار نہیں دیا۔ بلکہ مطلق فریضہ جہاد کو ہی حرام قرار دے دیا ہے۔ اور اس طرح گویا انہوں نے اسلامی اصول جہاد کو بدل دیا ہے۔ اور شریعت قرآنیہ میں ترمیم کر دی ہے۔ ہم ایک فقرہ میں تو اس کا یہی جواب دے سکتے ہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

یہ درست ہے کہ لفظ جہاد کے غلو کی حد تک غلط استعمال کی وجہ سے نہ صرف مسلمان قوم کو بلکہ خود اسلام کو جو نقصان پہونچ رہا تھا۔ اس کو محسوس کر کے مسیح موعود علیہ السلام نے مفروضہ جہاد کے خلاف بڑی سختی سے احتجاج کیا۔ اور پھوڑے کی خطرناک حالت کے مطابق تیز نشتر کا استعمال کیا۔ لیکن یہ سراسر جھوٹ ہے کہ آپ نے حقیقی فریضہ جہاد کو فی ذاتہ حرام قرار دیا۔ اور اسلامی شریعت کو بدل دیا۔ یہ سب دشمنان مسیح موعود علیہ السلام کی افترا ہے۔ اور اسکو حقیقت سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں ہے۔ آپ کے دشمنوں نے آپ کے الفاظ کو سیاق و سباق سے جدا کر کے ان پر اپنے تخیل کی مینا کاریاں کیں۔ اور محض آپ کے خلاف نفرت طرازی اور اشتعال انگیزی کے لئے مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔

الغرض مدیر کوثر بھی دیدہ دانستہ یا مغالطہ خوردگی سے دیگر دشمنان احمدیت کی طرح یہی الزام مسیح موعود علیہ السلام پر لگاتے ہیں۔ آپ کی شان تحقیقات کا یہ عالم ہے کہ آپ اپنے اسی افترا پردازانہ نوٹ میں خود اعتراف کرتے ہیں۔ کہ

"یہ حوالے معاصر "تنظیم" کے عید نمبر میں موجود ہیں۔"

ذرا اس محقق کے شان تحقیق کو ملاحظہ فرمائیے کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ "تنظیم" احمدیت کا دشمن ہے اس سے حوالے نقل کر کے ان پر اپنی تنقید عالیہ کی عمارت تیار کرنا عجیب قسم کی تحقیق ہے سیاق و سباق سے الفاظ فقروں اور عبارتوں کو جدا کر کے انسان کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ پاک سے پاک کتاب سے بھی غلط استدلال کیا جا سکتا ہے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ان تحریرات کو جو آپ نے جہاد کے متعلق شائع کی ہیں۔ اگر کوئی سرسری نظر سے بھی پڑھے۔ تو اسکو یقین ہو جائے گا۔ کہ دشمنوں نے اس بارے میں جو کچھ بھی آپ کے متعلق کہا ہے سراسر غلط ہے۔ ہم مدیر کوثر کو بھی دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ "تنظیم" کے انتخابات کی بجائے اصل تحریروں کی طرف رجوع کریں۔ اور اگر وہ انصاف و عدل کو بالکل جواب نہیں دے چکے تو ایک دفعہ ان کو ضرور اپنے ان الفاظ پر شرم محسوس ہوگی۔ اور وہ ان کو واپس لے لیں گے۔

مسیح موعود علیہ السلام نے تو صرف اتنا فرمایا ہے کہ فریضہ جہاد صرف ایک خاص ماحول میں عائد ہوتا ہے۔ وہ ماحول اس وقت موجود نہیں۔ آپ نے فریضہ جہاد کے اصلی ماحول اور موجودہ ماحول کے نقشے اپنی تحریرات میں جا بجا پیش کئے ہیں۔ اور یہ بات آئینہ کر دی ہے۔ کہ جن شروط کا ذکر مدیر کوثر بھی کرتے ہیں۔ وہ اس زمانہ میں سراسر مفقود ہیں۔ اس لئے اب جہاد حرام ہے قبیح ہے اسلام دشمنی ہے۔ ایسے غلط اور خلاف اسلام جہاد کے لئے "جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں تو اچھا ہے"۔ کیونکہ ایسا جہاد جو قطعاً اسلامی نہیں ہے۔ محض "غلیظ خیالات" کا پروردہ ہے غلط جہاد کے "غلیظ خیالات" کا جو نقصان مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ نفس اسلام کو پہونچا ہے اس کا اندازہ کرنا ہو تو مسٹر ہنٹر کی کتاب کا مطالعہ فرمایئے۔ جو انہوں نے ان مصیبتوں کے متعلق لکھی ہے۔ جو انگریزی اقتدار کے آغاز میں مسلمانوں پر آئیں اور جو انیسویں صدی کے اختتام تک جاری رہیں۔ اور جو ۱۸۵۷ء کے حادثہ کے پس و پیش پھیلی ہوئی ہیں

خیر کل ہم نے مودودی صاحب کے غلط نظریہ جہاد کو برائے دلیل صحیح تسلیم کرتے ہوئے واضح کیا تھا کہ طاقت کی جو شرط مودودی صاحب نے جہاد کے لئے لگائی ہے۔ اس وقت اس شرط کے فقدان کی وجہ سے بھی مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کو ناجائز ثابت کیا ہے۔ اور اسی نظم سے جس کے چند مصرعے سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے "تنظیم" ایسے دشمنان احمدیت مسیح موعود علیہ السلام پر حقیقی اسلامی جہاد وہ جہاد جس کا نمونہ صدر اول کے مومنین نے پیش کیا ہے کی منسوخی کا بہتان باندھتے ہیں ہم چند اشعار بطور ثبوت میں پیش کر چکے ہیں۔

ہم نے جو اشعار پیش کئے تھے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے طاقت کی شرط کے فقدان کو بھی ایک وجہ بتایا ہے ساتھ ہی ہم نے کچھ اشعار ایسے بھی نقل کر دیئے تھے جن میں ایک دوسری بنیادی شرط کے فقدان پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور وہ شرط یہ ہے۔ کہ جہاد صرف صالحین کی جماعت ہی کر سکتی ہے۔ یہ شرط مودودی صاحب نے بھی تسلیم کی ہے۔ اور انہوں نے بھی مانا ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کے معنے ہی دراصل یہ ہیں کہ سوائے صالحین کی جماعت کے جہاد نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں آپ فرماتے ہیں۔

"جہاد کے لئے بھی "فی سبیل اللہ" کی قید اسی غرض کے لئے لگائی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص یا گروہ جب نظام حکومت انقلاب برپا کرنے اور اسلامی نظریہ کے مطابق نیا نظام مرتب کرنے کے لئے جدوجہد کرنے اٹھے تو اس قیام اور اس سربازی و جاں نثاری میں اس کی اپنی کوئی نفسانی غرض نہیں ہونی چاہیئے۔ اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ قیصر کو ہٹا کر خود قیصر بن جائے۔ اپنی ذات کے لئے مال و دولت یا شہرت و ناموری عزت و جاہ حاصل کرنے کا شائبہ تک بھی اس کی جدوجہد کے مقاصد میں نہ ہونا چاہیئے اس کی تمام قربانیاں اور ساری محنتوں کا مدعا صرف یہ ہونا چاہیئے کہ بندگان خدا کے درمیان ایک عادلانہ نظام زندگی قائم کیا جائے۔ اور اسکے معاوضہ میں خدا کی خوشنودی کے سوا کچھ مطلوب نہ ہو۔ قرآن کہتا ہے الذین اٰمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت ایمان دار لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں۔ اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں"

ان الفاظ کا مطلب چند لفظوں میں یہی ہے کہ صرف صالحین کی جماعت ہی جہاد کر سکتی ہے۔ کوئی غیر صالح گروہ خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔ اور خواہ اس کے پاس کتنی ہی طاقت کیوں نہ ہو۔ اور خواہ وہ کتنا بڑا گیدل نہ ہو جب تک وہ صالحین پر مشتمل نہ ہو۔ اور جو فی سبیل اللہ کی وہ شرائط جو مودودی صاحب نے بھی بیان فرمائی ہیں پوری نہ کرتا ہو جہاد کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ ہر ہما شما جہاد نہیں کر سکتا۔

یہ بات سمجھ لی ہے تو اب مسیح موعود علیہ السلام کے ان اشعار پر غور فرمایئے۔ جو اسی نظم میں سے کچھ ہم کل نقل کر چکے ہیں۔ آپ درثمین میں اس نظم کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھ جایئے آپ کو معلوم ہوگا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے جو نقشہ اس وقت کے مسلمانوں کا کھینچا ہے۔ نہ صرف یہ کہ یہ صالحین کی جماعت کا نقشہ نہیں بلکہ موجودہ مسلمان کا ایسا صحیح نقشہ ہے کہ اس میں سرمو فرق نہیں۔ کیا ایسی سوسائٹی کو جہاد کے لئے جوش دلانے اور ان میں غلط جہاد کے "غلیظ خیالات" پھیلانے کی روک تھام کرنا مسلمانوں کی دشمنی تھی یا ان کی خیر خواہی؟ اور مسلمانوں کی ان حالتوں کو بیان کر کے ان کو اس وقت جنگ و قتال کے بیکار ہی نہیں۔ بلکہ نہائت نقصان دہ خیالات پکانے اور نذبوحی حرکات سے باز رکھنے کے لئے ممانعت کرنا حقیقی جہاد کی منسوخی کہلائیگی آخر سوچئے تو سہی کہ بغیر پوری نظم کو پڑھنے کے صرف

"اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال"

سنکر آپ آپے سے کیوں باہر ہو جاتے ہیں۔ خود اس نظم کا عنوان

"جہاد کی ممانعت اور مسلمانوں کی موجودہ حالت"

ہی آپ کی صحیح راہ نمائی کرنے کے لئے کافی تھا۔ مگر افسوس ہے کہ صراط مستقیم اختیار کرنے کی بجائے آپ نے کوشش سے اپنے ناصح مشفق پر بہتان عظیم باندھنا ہی جہاد سمجھ لیا۔ اور کہا کہ اس نے اس جہاد کو بھی حرام کر دیا ہے۔ جو صدر اول کے مومنین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں کیا تھا کیا یہی اسلام ہے جسکا نمونہ تم دکھا رہے ہو؟

خطبہ جمعہ

جماعت کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ منافق طبع لوگوں کی اصلاح کی جائے

ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کی مجھے اطلاع دے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دو دن سے میری آنکھیں شدید طور پر دُکھنے آئی ہوئی ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ شدید طور پر دکھنے آئی ہوئی تھیں۔ کیونکہ مجھے

آج بہت افاقہ

معلوم ہوتا ہے۔ رات کو جو حالت تھی اس سے میں سمجھتا تھا۔ کہ بہت دنوں تک میں باہر نہیں نکل سکوں گا۔ اس لئے جمعہ پڑھانے کا سوال تو کیا روشنی میں آنا بھی مشکل تھا۔ اور پھر زیادہ بولنے سے بھی آنکھ کو تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا اعصاب پر اثر پڑتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے سامان

ہو جاتے ہیں کہ تکلیف کی حالت جلد بدل جاتی ہے۔ رات کو میری آنکھوں میں اتنی تکلیف تھی۔ کہ میں ٹہلتا تھا تو آرام رہتا تھا۔ لیکن لیٹتا تھا۔ تو ٹیس سی اٹھنے لگتی تھی۔ اور آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو جاتا تھا۔ میں پھر ٹہلنا شروع کر دیتا تو ایک حد تک آرام رہتا۔ لیکن پھر دوبارہ ٹہلتا تو وہی تکلیف شروع ہو جاتی۔ دو تین دفعہ ایسا ہوا۔ تو مجھے خیال آیا کہ پہلے دن بھی ایسا ہوا تھا کہ ٹہلتا تھا تو درد سے آرام رہتا تھا۔ لیکن جب لیٹ جاتا تھا تو ٹیس سی اٹھنے لگتی تھی اور پانی بہنا شروع ہو جاتا تھا۔ اس سے میرا خیال اس طرف گیا۔ کہ یہ بیماری ایسی ہے۔ کہ لیٹنے سے تکلیف دیتی ہے۔ اس خیال کے آنے پر میں نے اپنی ایک بیوی سے کہا کہ ہومیوپیتھک کی فلاں کتاب نکالو۔ ایسی باتیں

ہومیوپیتھک کی کتابوں میں

زیادہ لکھی ہوئی ہوتی ہیں ایلوپیتھک یا یونانی طب میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا جو مرض لیٹنے سے اور رات کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔ اس علامت کی دوائیں نکالو کتاب میں ایک ایک علامت کے آگے آٹھ آٹھ دس دس دوائیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ انہوں نے وہ دوائیں پڑھنی شروع کیں جو دوائیں ایک جگہ لکھی ہوئی تھیں۔ وہ دوسری جگہ لکھی ہوئی نہیں تھیں۔ یعنی اگر لیٹنے سے تکلیف دینے والی امراض کی علامات میں ان کا ذکر تھا۔ تو رات کو

تکلیف دینے والی امراض کی علامات

میں ان کا ذکر نہیں تھا۔ اور اگر رات کو تکلیف دینے والی امراض کی علامات میں ان کا ذکر تھا تو لیٹنے سے تکلیف دینے والی امراض کی علامات میں ان کا ذکر نہیں تھا۔ پڑھتے پڑھتے ایک دوائی کا نام آیا۔ جس کا ذکر دونوں جگہوں پر آتا تھا اور وہ آرسینک تھا۔ علامات میں یہ لکھا تھا کہ جب نزلہ ہو آنکھوں سے پانی بہتا ہو۔ خصوصاً جب وہ پانی تیزابی مادہ والا ہو۔ اور لیٹنے سے تکلیف ہوتی ہو۔ رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ تو یہ دوا مفید ہے۔ اتفاقاً جب پچھلے سال میں کوئٹہ گیا۔ تو ایک دوست ہومیوپیتھک کی چند دوائیں مجھے دے گئے۔ انہیں وہ دوائیں اپنے مکان سے ملی تھیں۔ جو ایک ہندو کا تھا جو اسے چھوڑ گیا تھا۔ ان دواؤں میں ایک شیشی میں آرسینک کی بھی پچیس تیس گولیاں تھیں جو اب تک پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے وہ دوائی کھائی تو تھوڑی دیر کے بعد ہی درد جاتا رہا۔ اور ساری رات آرام رہا۔ صبح آنکھیں بھی کھلنے لگ گئیں۔ اور کچھ روشنی کی بھی برداشت ہونے لگی غرض بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ایسے سامان کر دیتا ہے۔ کہ مایوسی کی حالت آرام سے بدل جاتی ہے۔

میں جب جمعہ پڑھانے کے لئے آتا ہوں۔ تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ چلتے چلتے یا مسجد میں آکر جو مضمون ذہن میں آجائے اس پر خطبہ دے دیتا ہوں۔ عام طور پر گھر سے مضمون سوچ کر نہیں آتا۔ لیکن

آج کا خطبہ

دیر سے میرے مدنظر تھا۔ بلکہ لاہور سے آنے سے پہلے میرے مدنظر تھا۔ لیکن گزشتہ خطبہ جمعہ چونکہ میں نے سرگودھا میں پڑھا تھا۔ اس لئے یہ مضمون بیان نہ کر سکا۔ اگرچہ اس مضمون کو مفصل بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ اور آج میں بیمار ہونے کی وجہ سے مختصر خطبہ ہی پڑھ سکتا ہوں۔ تا مرض عود نہ کر آئے۔ لیکن یہ مضمون بھی نہایت ضروری ہے۔ اور کسی اور دن ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ میں اسے ملتوی کروں نسبتاً

اختصار کے ساتھ

بیان کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی مومنوں کے ساتھ ساتھ ایک گروہ منافقوں کا بھی پایا جاتا تھا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الذین اٰذوا موسیٰ۔ وہ لوگ جنہوں نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو دکھ دیا۔ یہ لوگ کون تھے وہی منافق تھے۔ جو ان کی جماعت میں پائے جاتے تھے۔ پھر فرماتا ہے جب حضرت موسےٰ علیہ السلام پہاڑ پر

اللہ تعالیٰ کی تجلی

دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کے روحانی دشمنوں نے آپ کے بعد ایک بچھڑے کو معبود بنا لیا اور اسے پوجنا شروع کر دیا۔ اسی طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کے بعض لوگوں میں اور بھی کئی اختلافات کا ذکر آتا ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر حضرت موسےٰ علیہ السلام سے لڑنے لگ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب موعودہ علاقہ فتح ہونے لگا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ جاؤ اور لڑائی کر کے اس علاقہ کو فتح کر لو۔ تو منافقوں نے یہ اعتراض اٹھایا۔ کہ ہم کیوں لڑیں بعض مومن بھی اس گروہ کے ساتھ مل گئے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب کوئی شخص بات کرتا ہے۔ تو

بعض کمزور طبائع

بھی ساتھ مل جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت میں جب منافقوں نے یہ اعتراض اٹھایا۔ کہ ہم کیوں لڑیں تو بعض مومن بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کہنے لگے اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ پہلے یہ تو بتاؤ کہ جب تم ہمیں ہمارے ملک سے نکال کر لائے تھے۔ تو یہ کہہ کر لائے تھے کہ ہم فلاں ملک تمہیں دیں گے۔ تم نے ہی یہ کہا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں فلاں ملک دینے کا وعدہ کیا ہے۔ کہنے والے تم تھے وعدہ کرنے والا خدا تھا اور لڑتے پھریں ہم یہ نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ ملک ہمیں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اور تم کہتے تھے۔ کہ اس نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون تم دونو وعدہ کرنے والے لڑتے پھرو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ ملک فتح ہو جائے گا۔ تو ہم وہاں چلے جائیں گے اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوا منافق لوگ اکٹھے تھے۔ اور اسلام کے خلاف رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف صحابہؓ کے خلاف اور خواتین اسلام کے خلاف باتیں بناتے تھے۔ شروع شروع میں وہ کچھ دوسرے لوگوں کو سامنے رکھ لیتے تھے۔ اور پھر ترقی کرتے کرتے اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حملے کرنے لگ جاتے تھے حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں بھی ایسا ہوا۔ انجیل میں آتا ہے کہ آپ کے حواری کہلانے والے لوگوں میں سے بعض نے یہ اعتراض کیا کہ آپ پر بعض اخراجات ایسے ہوتے ہیں جو ناجائز ہیں۔ اسی طرح آپ کے حواری کہلانے والے ایک شخص نے جو آپ اپنی زندگی میں اپنا خلیفہ کہا کرتے تھے۔ دشمن سے ۳۰ روپے لیکر آپ کی جائے رہائش کا پتہ دے دیا۔ اور پولیس نے وہاں جا کر آپ کو گرفتار کر لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

بھی بعض ایسے لوگ پائے جاتے تھے۔ جیسے آپ نے فرمایا۔ کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ لنگر خانہ کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اور غلط طور پر ہوتے ہیں۔ انہیں کم کرنا چاہیئے۔ غرض یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ کیونکہ کمزور طبائع کا پوری طرح ازالہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مضبوط آدمیوں کا کام ہوتا ہے۔ کہ وہ ان کی کمزوری کا اثر پیدا نہ ہونے دیں۔ ہماری جماعت میں بھی یہ گروہ پیدا تھا۔ اور پیدا رہے گا۔ کبھی کبھی ہم ان لوگوں سے

نرمی کا معاملہ

کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی سختی بھی کرنی پڑتی ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ زندگی کا نیا دور جو ہم پر آیا ہے۔ اور [illegible] مرکز جو ہم بنانے لگے ہیں۔ اس نازک ترین دور میں جو ابتدائی دور کے مشابہ ہے۔ ہمیں ایک دفعہ پھر اس گروہ کا قلع قمع کرنا چاہیئے۔ ہم انہیں مٹا کبھی نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ

خدا تعالےٰ کی سنت

ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی سنت کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا جا سکتا۔ یہ لوگ ہمیشہ سے جب سے حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں۔ چلے آ رہے ہیں۔ اور [illegible] جائیں گے۔ دیکھو حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بھی تو منافق شیطان کی شکل میں آیا۔ اور اس نے کہا اے آدم میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اور تمہارا خیر خواہ ہوتے ہوئے یہ بات کہتا ہوں۔ کہ یہ درخت تمہارے لئے نہایت مفید اور بابرکت ہے۔ اگر آدم علیہ السلام جو پہلے نبی تھے۔ وہ آدم (علیہ السلام) جو ابتدائے آفرینش میں آئے۔ جبکہ شریر عناصر ابھی قوت نہیں پکڑ چکے تھے۔ منافق شیطان کی شکل میں ان کے پاس بھی پہنچا۔ تو دوسرے لوگوں کے پاس اس کا پہنچنا کونسی بعید از قیاس بات ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ منافق آئے کہاں سے۔ اگرچہ یہ

ایک لغو بات

ہے۔ مگر ایسے لوگوں کی واقفیت کے لئے میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ یہ ایک مرض ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو۔ کہ تھوہر اور گھاس کہاں سے آجاتا ہے۔ کیا تم نے کبھی ایسا باغ لگایا ہے۔ جس میں تھوہر نہ نکل آئی ہو۔ کیا تم نے کبھی کوئی فصل بوئی ہے۔ جس میں آک اور گھاس نہ نکل آیا ہو۔ جو زمین بھی زیر کاشت آتی ہے۔ اس میں تھوہر آک اور گھاس نکل آتا ہے۔ اور جس طرح تم ایک باغ لگاتے ہو۔ تو اس کے ساتھ آک تھوہر اور گھاس بھی نکل آتا ہے۔ اسی طرح روحانی سلسلہ کے ساتھ ساتھ منافقت بھی خود بخود آجاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح

یہ غیر روحانی سلسلہ کے ساتھ ساتھ پیدا ہو جاتی ہے۔ گھاس درخت کے سایہ کے نیچے اور سڑکوں کے کناروں پر خود بخود نکل آتا ہے۔ اسی طرح باغوں میں بھی یہ خود بخود نکل آتا ہے۔ غرض گھاس ہر جگہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہاں پر بھی جہاں کوئی نگران نہ ہو۔ اور وہاں پر بھی جہاں زیر کاشت زمین ہونے کی وجہ سے اس پر نگران یا مالی موجود ہو۔ اسی طرح

منافق بھی آپ ہی آپ پیدا ہو جاتے ہیں

یہ وہ پودا ہے۔ جو نہ کوہستانی ہے۔ نہ بستانی۔ اور نہ ہی یہ پودا بیابانی ہے۔ یہ باغوں میں بھی اگ آتا ہے یہ کوہستانوں میں بھی اگ آتا ہے۔ یہ بیابانوں میں بھی اگ آتا ہے۔ اور جس طرح ایک اچھا باغبان اپنے باغ کی حالت کو اس وقت تک اچھا نہیں رکھ سکتا۔ جب تک کہ وہ وقتاً فوقتاً گھاس کو کھود کر باغ سے صاف نہ کر ڈالے۔ اسی طرح کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کرتی۔ جب تک کہ اسے وقتاً فوقتاً منافقین سے صاف نہ کیا جائے۔ جو باغبان یہ خیال کر لیتا ہے کہ میں نے تو آم بوئے ہیں۔ اس لئے آم کے علاوہ یہاں کوئی اور چیز پیدا نہیں ہو سکتی۔ وہ احمق ہے۔ جو زمیندار یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ میں نے صرف گندم بوئی ہے۔ یا صرف کپاس بوئی ہے۔ اس لئے گندم اور کپاس کے علاوہ یہاں کوئی اور چیز پیدا نہیں ہو سکتی وہ زمیندار احمق ہے۔ صرف گندم یا کپاس بونے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہاں گھاس نہیں اگ سکتا۔ گھاس خود بخود اگ آتا ہے۔ اس کا بیج بونے کی ضرورت نہیں۔ جو باغبان یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ میں نے صرف آم یا سنگترے کا درخت بویا ہے۔ یا جو زمیندار یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ میں نے صرف گندم یا کپاس بوئی ہے۔ گھاس کہاں سے آجائیگا۔ اور اس سے غافل رہتا ہے۔ وہ اپنی

کم علمی کا ثبوت

دیتا ہے۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ اگر وہ اپنی فصل کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے گوڈائی کر کے زائد پودوں کو تلف کرنا پڑے گا۔ اور اگر کسی نے باغ لگایا ہے۔ تو اسے وقتاً فوقتاً گھاس کو اکھاڑ کر پھینکنا پڑیگا۔ اچھے باغبان سال میں چھ دفعہ باغ کی گوڈائی کرتے ہیں۔ تا گھاس نکل جائے۔ کم از کم تین دفعہ تو گوڈائی کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح

زندہ جماعتوں کے لئے

ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً منافقوں کو نکالتی رہیں۔ کیونکہ یہ گھاس ہیں۔ یہ خود رو پودے ہیں۔ جو باغ کو ترقی کرنے نہیں دیتے۔ پھر بعض دفعہ ایک درخت اچھا ہوتا ہے۔ اس میں کیڑا لگ جاتا ہے۔ یا کوئی زہریلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ سوکھ جاتا ہے۔

باغبان کو وہ درخت بھی باغ سے کاٹ دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اسے نہیں کاٹے گا۔ تو وہ مادہ دوسرے درختوں کو بھی خراب کرے گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باغبان کو

باغ کی حفاظت

کرنے کے لئے جہاں گھاس اور دیگر خود رو پودوں کو تلف کرنا پڑتا ہے۔ وہاں ایسے درخت بھی کاٹنے پڑتے ہیں۔ جو کسی وقت میں اچھے امرود یا اچھے انجیر تھے۔ لیکن اب ان کو کیڑا لگ گیا ہے۔ میں نے

انجیر اور امرود

کے درختوں کا نام اس لئے لیا ہے۔ کہ ان میں کیڑا بہت جلد لگ جاتا ہے۔ اور اگر کیڑا لگے ہوئے درختوں کو کاٹا نہ جائے۔ تو ان درختوں کو بھی کیڑا لگ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جن کو بالعموم کیڑا نہیں لگتا۔ ایک دفعہ میرے باغ میں آم کے ایک درخت کو کیڑا لگ گیا۔ میں نے ایگریکلچرل آفیسر کو کہلا بھیجا۔ کہ میرے باغ میں آم کے ایک درخت کو فلاں کیڑا لگ گیا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ آم کے درخت کو یہ کیڑا لگ ہی نہیں سکتا۔ میں نے اسے گورداسپور سے بلوا کر وہ کیڑا لگا ہوا درخت دکھایا۔ تو وہ بہت حیران ہوا۔ اور اس نے کہا۔ چونکہ اس کے پاس امرود کے درخت تھے۔ اس لئے ان سے وہ کیڑا اس درخت میں چلا گیا ہے۔ ورنہ عام طور پر یہ کیڑا آم کے درخت کو نہیں لگا کرتا۔ گویا قرب کی وجہ سے بعض دفعہ غیر محل پر بھی کسی چیز کا اثر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ ان لوگوں میں بھی جو منافقت سے بہت دور ہوتے ہیں۔ اور بظاہر ان میں

منافقت کا کیڑا

لگنا ناممکن ہوتا ہے۔ منافقت کا اثر ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح زراعت کے افسروں کے نزدیک آم کے درخت کو ایک خاص کیڑا نہیں لگ سکتا۔ لیکن میرے باغ کے ایک آم کو لگ گیا۔ پس یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ یہ چیز فلاں جگہ آ ہی نہیں سکتی۔ بیماری ہر جگہ ہوتی ہے۔ بلکہ بیماری بیداری کے لئے ضروری ہوتی ہے۔

منافقت کے معنے

صرف دین کے خلاف باتوں کے نہیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ بھی ہیں۔ کہ کسی شخص کا ایمان کمزور ہو جائے۔ مثلاً جو شخص پہلے پوری طرح قائم نہیں رہا۔ نمازوں میں سست ہو گیا ہے۔ چندہ دینے میں کمزور ہو گیا ہے۔ وہ بھی منافق ہے۔ یہ گھن ہے جو لگتا چلا جاتا ہے۔ لیکن ایک وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے

بد نمونہ کی وجہ سے دوسروں کو منافق بنا دیتے ہیں۔ اور ایک وہ لوگ ہیں۔ جو بد نمونہ بھی ہوتے ہیں۔ اور بد زبان بھی۔ اس لئے ان کی اصلاح نہایت ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ دو قینچیاں چلاتے ہیں۔ ایک بد عملی کی قینچی۔ اور دوسری بد زبانی کی قینچی۔ میں نے غور کیا ہے۔ کہ اب پھر ایسا وقت آیا ہے۔ کہ اس طبقہ کو جماعت سے نکال دیا جائے۔ یہ طبقہ کہاں سے آتا ہے؟ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کی موٹی موٹی جگہیں یہ ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ بعض لوگ دلائل سن کر ایمان لے آتے ہیں۔ لیکن جب ان سے

قربانیوں کا مطالبہ

کیا جاتا ہے۔ تو وہ ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ مثلاً جب وہ نماز نہیں پڑھتے۔ تو لوگ ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ آخر اس سوال کا وہ کیا جواب دیں گے۔ کیا وہ یہ جواب دیں گے۔ کہ بھئی ہم کمزور ہیں۔ گنہگار ہیں۔ اس جواب کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہوتی ہے ان کا جواب یہ ہوتا ہے۔ کہ میں نے تمہارے بڑے بڑے آدمیوں کو دیکھا ہوا ہے۔ وہ بھی نمازیں نہیں پڑھتے۔ گویا وہ اپنا الزام دوسروں پر لگا دیں گے۔ تا ان کا وہ عیب چھپ جائے۔ یہ بات ان سے اگر کوئی کمزور ایمان شخص سن لے گا۔ تو وہ دوسری جگہ پر جائے گا۔ اور کہے گا۔ کہ میں نے ایک معتبر شخص سے سنا ہے۔ کہ فلاں فلاں شخص نماز نہیں پڑھتا۔ وہ معتبر شخص کون ہوگا۔ وہ معتبر شخص وہی منافق ہوگا۔ جس نے اپنا عیب چھپانے کے لئے اپنا الزام دوسروں پر لگا دیا۔ یا مثلاً چندہ ہے ایک شخص چندہ نہیں دیتا۔ لوگ اس سے پوچھتے ہیں۔ کہ بھئی تم چندہ کیوں نہیں دیتے۔ وہ

اپنے عیب کو چھپانے کے لئے

کہہ دیتا ہے۔ کہ بھئی چندہ کیا دیں۔ مرکز میں بیٹھے لوگ چندے کھا رہے ہیں۔ یہ تو کوئی شخص نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں بے ایمان ہوں۔ کمزور ہوں۔ اس لئے چندہ نہیں دیتا۔ بجائے اس کے کہ وہ کہے۔ بھئی میں بے ایمان ہوں۔ کمزور ہوں۔ وہ کہہ دیتا ہے۔ مرکز میں بڑے بڑے لوگ چندے کھا رہے ہیں اس لئے میں چندہ نہیں دیتا۔

مجالس خدام الاحمدیہ ــــ کام کی رپورٹ

مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کام کی رپورٹ بالکل نہیں آ رہی۔ مرکز یہی سمجھتا ہے۔ کہ یہ مجالس خاموش بیٹھی ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ان میں سے اکثر مجالس کام کر رہی ہوں۔ پس جملہ مجالس معین الفاظ میں معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنے کام کی رپورٹ باقاعدہ اور بروقت بھجواتی رہیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اس طرح وہ اپنی عزت کو بچانا چاہتا ہے۔ غرض بدعمل لوگ اپنے عیب اور کمزوری کو چھپانے کے لئے اور اس پر پردہ ڈالنے کے لئے ہمیشہ دوسروں پر الزام لگاتے ہیں۔ ان لوگوں کی بڑی پہچان یہ ہے کہ پہلے معترض کا اپنا عمل دیکھا جائے کہ وہ چندہ دیتا ہے یا دیانت داری میں خود مشہور ہے یا وہ خود تو کسی سے دھوکہ نہیں کرتا۔ اگر وہ خود چندہ دیتا ہے وہ خود دیانتداری میں مشہور ہے تب تو ہم یہ شبہ کر سکتے ہیں کہ شاید اس کی بات سچی ہو۔ یا شاید اس نے کسی غلط فہمی کی بناء پر کوئی بات کہہ دی ہو۔ لیکن جس کی دیانت خود مشتبہ ہے۔ وہ خود چندہ نہیں دیتا اور پھر وہ دوسروں پر اعتراض کرتا ہے وہ منافق ہے۔ پس ہر وہ شخص جو دوسروں پر

خیانت اور بدیانتی

کا الزام لگاتا ہے پہلے اسے دیکھو۔ کہ آیا وہ خود دیانتدار ہے۔ خود چندوں میں چست ہے اگر وہ خود دیانتدار ہو۔ تب تو بیشک اس کی بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ اس کی بات فی الواقعہ سچی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے محض غلط فہمی کی بناء پر ہو۔ دوسری وجہ منافقت کی یہ ہوتی ہے

کہ نئی نسل کی تربیت

اچھی نہیں ہوتی۔ پہلے لوگ تو سوچ سمجھ کر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن نئی نسل تو سوچ سمجھ کر ایمان نہیں لائی ہوتی۔ وہ تو پیدائشی احمدی ہوتے ہیں اس لئے بری تربیت کی وجہ سے وہ جلد منافقت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ جو سوچ سمجھ کر ایمان لاتا ہے اس کا ایمان اتنا کمزور نہیں ہوتا۔ کہ ٹھوکر کھا جائے۔ لیکن جو شخص سوچ سمجھ کر ایمان نہیں لایا بلکہ محض پیدائش کی وجہ سے وہ احمدی ہے اس کا ایمان اتنا مضبوط نہیں ہوتا جتنا اس شخص کا جو خود سوچ سمجھ کر ایمان لایا ہو۔ غرض نئی پود میں کبھی منافقت زیادہ گھر کر جاتی ہے۔ اب اگر یہ صحیح ہے کہ ہر احمدی کی تربیت اچھی نہیں تو یہ ماننا پڑے گا کہ منافقت احمدیوں میں بھی ہو سکتی ہے۔

منافقت کی تیسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ بعض دفعہ ایماندار اور مخلص شخص بھی کمزوری دکھا جاتا ہے اور چونکہ ہر کمزوری معاف نہیں ہو سکتی اس لئے بعض دفعہ اسے سلسلہ کی طرف سے سزا دیجاتی ہے اور بعض اوقات اس سزا کی وجہ سے وہ ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ یا اس کے اندر

بغض اور کینہ

پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص منافقت والی بات کر رہا ہو۔ تو دیکھو۔ کہ آیا وہ ایسا شخص تو نہیں جسے کسی جرم کی بناء پر سلسلہ کی طرف سے سزا دی گئی ہو یا اس کے کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کو سزا دی گئی ہو۔ اگر ایسا ہے تو یہ زیادہ قرین قیاس ہے۔ کہ وہ اپنا بدلہ لے رہا ہے

جو لوگ مخلص نہیں وہ میرے مخاطب نہیں لیکن جو لوگ سچے مبائع اور مخلص ہیں میں انہیں ہدایت دیتا ہوں۔ کہ ایسے لوگ جہاں کہیں بھی ہوں۔ ان کی اطلاع مجھے دیں۔ بعض اطلاعیں مجھے مل چکی ہیں اور ان کے متعلق میں قدم اٹھانے والا ہوں۔ لیکن اگر تم لوگ بھی مجھے اطلاع دیتے رہو گے۔ تو مجھے اپنے کام میں مدد ملے گی۔ مثلاً میرے پاس ایک روایت پہنچتی ہے کہ فلاں شخص منافق ہے لیکن ایک روایت کے ساتھ کسی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اور اگر ہم اس شخص کا نام پہلے ہی لے دیں تو اس کے خلاف غلط روایات جمع ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اس لئے ایسا کرنا اس پر ظلم ہوگا۔ پس

جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے

کہ جہاں کہیں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہوں جو ایسے لوگوں کے سامنے باتیں کرتے ہوں جو اصلاح پر مقرر نہیں کئے گئے۔ ان کی اطلاع مجھے دے۔ اصلاح پر مقرر خلیفہ ہے۔ صدر انجمن احمدیہ ہے مجلس شوریٰ ہے ناظر ہیں۔ اور بعض کاموں میں تحریک جدید اور تحریک جدید کی انجمن ہے اور ان کے بعد لوکل امیر اور لوکل امیر کی انجمن ہے۔ میں کسی فرد کا نام نہیں لے رہا۔ اگر ان سات کے سامنے کوئی شخص کوئی بات کرتا ہے تو وہ منافق نہیں اسلئے کہ یہ اصلاح پر مقرر ہیں۔ لیکن ان سات کے سوا اگر وہ کسی اور کے سامنے کوئی بات کرتا ہے تو ہم اسے منافق کہیں گے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ منافق ہو۔ لیکن وہ اس بات کا اہل ہے کہ اس کا جائزہ لیا جائے کہ آیا وہ احمق ہے یا منافق۔ پس اگر کوئی شخص خلیفۂ وقت نظام جماعت یا افراد جماعت کے خلاف ان سات قسم کے لوگوں کے سوا کسی اور کے سامنے کوئی بات کرتا ہے تو ایسے شخص کی رپورٹ میرے پاس آنی چاہیئے تاکہ اگر وہ

اصلاح کے قابل

ہے۔ تو اسکی اصلاح کی جائے۔ ہمارے ہاتھ میں صرف یہی ہے کہ ہم اس کا مقاطعہ کر دیں۔ یہ نہیں کہ اُسے مار پیٹ کریں۔ مار پیٹ کرنا گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔

بہر حال جماعت کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کے لوگوں کی اصلاح کی جائے۔ میں پھر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ رحم کے معنے یہ نہیں کہ باغ میں گھاس اگا ہو اور اسے کاٹا نہ جائے اگر کوئی باغبان اس گھاس پر رحم کرتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ درخت مر جائے گا۔ اگر کوئی شخص سانپ پر رحم کرتا ہے۔ . . . . تو اس کے یہ معنے نہیں کہ سانپ اس کے بچہ کو کاٹ لے گا۔ باؤلے کتّے پر اگر کوئی رحم کرتا ہے تو اچھے شہری مارے جائیں گے۔ یہ رحم نہیں ظلم ہے۔

رحم کی مستحق سب سے اول جماعت ہے

رحم کا مستحق سب سے اول سلسلہ ہے۔ رحم کا مستحق سب سے اول نظام سلسلہ ہے اور جو شخص ان کے خلاف باتیں کرتا ہے وہ اس قابل نہیں کہ اسے جماعت میں رہنے دیا جائے

بعض لوگ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے چلے جانے کی وجہ سے بھی ٹھوکر کھا گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک معجزہ ہے

قادیان میں ہمارے آدمی

اب تک موجود ہیں اور ہمارے کام وہاں باقاعدہ طور پر چل رہے ہیں۔ قادیان کے علاوہ سارے مشرقی پنجاب میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں کوئی مسلمان جماعت اب تک موجود ہو اور وہ باقاعدہ طور پر کام کر رہی ہو۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ لیکن بعض لوگ ٹھوکر کھا گئے ہیں یا بعض منافق جو قادیان میں ایک نظام کے ماتحت دبے ہوئے تھے۔ سارے ملک میں پھیل گئے ہیں اور منافقت پھیلا رہے ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ ہم منافقت کا خاتمہ کریں۔ منافق لوگ جماعت کو یا مجھے اس وقت تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ یہ

ہماری ترقی کا زمانہ

ہے۔ اس وقت ان کی حیثیت ایک مچھر کی بھی نہیں۔ مچھر کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ مگر وہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن پھر بھی انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر یہ بیج قائم رہا۔ تو جب جماعت کمزور ہو جائے گی اس وقت اُسے نقصان پہنچائے گا۔ اسلئے ہمارا یہ فرض ہے کہ نہ صرف ہم اپنی اصلاح کریں۔ بلکہ ایسے لوگوں کی بھی اصلاح کریں۔ جو جماعت کے لئے آئندہ کسی وقت بھی مضر ہو سکتے ہیں۔ پس ان لوگوں کو کچلنا ہمارا فرض ہے۔ خواہ ان کے ساتھ ان سے ہمدردی رکھنے والے بعض بڑے لوگ بھی کچلے جائیں اور ہر مخلص اور سچے مبائع کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بارہ میں میری مدد کرے اور ایسے لوگوں کے متعلق مجھے اطلاع دے۔ اور اگر کوئی احمدی میرے اس اعلان کے بعد اس کام میں کوتاہی کرے گا۔ تو خدا تعالےٰ کے نزدیک مومن نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کی بیعت ایک تمسخر سمجھی جائیگی۔ کیونکہ اس نے جان و مال اور عزت کے قربان کرنے کا وعدہ کیا۔ لیکن جب خلیفۂ وقت نے اسے آواز دی۔ تو اس نے کسی کی دوستی کیوجہ سے اس آواز کا جواب نہیں دیا۔ پس

ہر احمدی کا یہ فرض ہے

کہ وہ منافقین کی اطلاع مجھے دے۔ تم اس بات سے مت ڈرو۔ کہ سو میں سے پچاس احمدی نکل جائیں گے۔ تم پچاس سے ہی سو بنے ہو بلکہ تم ایک سے سو بنے ہو۔ پھر اگر سو میں سے پچاس نکل جائینگے تو کیا ہوا۔ پس یہ مت خیال کرو کہ ان لوگوں کے نکل جانے سے جماعت کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ گھاس کاٹ دینے سے باغ سے سبزہ تو کم ہو جاتا ہے۔ لیکن درخت نشوونما پاتا ہے۔ اور باغ زیادہ قیمتی ہو جاتا ہے۔

دعائے مغفرت

میرے چچا چوہدری دین محمد صاحب سابق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ننگل باغباناں متصل قادیان چند دن ہوئے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہجرت کے بعد آپ چک ۹۶/۷ ہجرڑ با نوالہ میں مقیم تھے۔ آپ صحابی اور موصی تھے۔ سلسلہ کی خدمت کا انہیں ہر وقت بڑا شوق رہتا تھا اور خاندان نبوت سے ایک والہانہ محبت تھی۔ ان کے اخلاص کا اس سے بھی اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسوقت ان کے دو صاحبزادے چوہدری اللہ دتا صاحب اور عزیز علی احمد و دو بھتیجے چوہدری جلال الدین صاحب و عزیز محمد صادق قادیان کے درویشوں میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلندیٔ درجات عطا فرمائے (آمین) اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چل کر اعلیٰ دینی خدمات کی توفیق دے۔ آمین (خاکسار محمد یعقوب لاہور)

۲۔ جناب والد محترم سید صادق حسین صاحب مختار اٹاوہ یو۔ پی رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال سے ایک ماہ تیرہ یوم بعد ۱۸ نومبر ۱۹۴۹ء جناب والدہ صاحبہ محترمہ کا بھی اس دنیائے سرائے فانی سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ صاحبہ کی مغفرت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار سید رضا حسین احمدی عرائض نویس کلکٹری اٹاوہ۔ یو۔ پی

(۳) میرے والد شیخ محمد بخش صاحب وفات پا گئے ہیں۔ احباب سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شیخ عبدالرحیم مولوی کلاتھ ہاؤس تحصیل بازار گوجرانوالہ

(۴) بندہ کی دادی صاحبہ والدہ چوہدری میاں خاں صاحب ہیڈ کلرک تعلیم و تربیت ربوہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور پہنچ گئی ہیں دوستوں کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے

(منصور کرشن از ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کے مختصر حالات

(از مکرم محمد علی صاحب سائن فیض اللہ چک حال ننکانہ)

میاں نور محمد صاحب ؓ ۸ ۱۰/۴۹ کو صبح پانچ بجے ۱۵ یوم کی بیماری کے بعد اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میاں صاحب موصوف ضلع ملتان کے رہنے والے تھے۔ اور مولوی غلام احمد صاحب ارشد درویش قادیان کے والد محترم تھے ان کے بڑے بھائی میاں نور احمد صاحب مرحوم بھی حضرت مسیح موعود کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ اور ان کا ذکر حضور کی کتابوں میں بھی اکثر جگہ آیا ہے۔ میاں نور محمد صاحب کے پاس بندہ کو سال ڈیڑھ سال رہنے کا اتفاق ہوا ہے آپ غریبوں کے ہمدرد اور اخلاق فاضلہ کے حامل تھے انکساری حد درجہ کی تھی۔ نماز تہجد کے باقاعدہ پابند تھے۔ آخری عمر میں جب بڑھاپے کے باعث کمزوری زیادہ ہوگئی تو بجائے تہجد کے اشراق کی نماز شروع کر دی۔ آپ اس نماز میں ترقی احمدیت۔ قادیان کے درویشوں اور مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے تھے۔ اور ہر نماز کے بعد عموماً سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور استغفار پڑھتے تھے۔ روزانہ قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور قرآن شریف پڑھنے کے دوران میں کسی سے بات نہ کرتے خواہ کیسا ہی ضروری کام ہو۔ آپ ہر بات میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے۔ اکثر ایسے اوقات میں قرآن شریف کی تلاوت کرتے جب کہ آپ ہر کام سے فارغ ہوتے۔ جمعہ کی نماز باقاعدہ مسجد میں ادا کرنے کے لئے جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر بڑی محبت سے کرتے۔ اور اکثر آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی محبت رکھتے۔ حضور ہی کی وجہ سے یاد کرتے قادیان سے ہجرت کے بعد قادیان کو بار بار یاد کرتے

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

اپنے چھوٹے لڑکے مولوی غلام احمد صاحب ارشد درویش قادیان کی جدائی کا صدمہ محسوس کرتے۔ جو فرماتے کہ کوئی تجویز ایسی ہو جو اسے بلایا جائے ایک دن ان کے منجھلے لڑکے بابو غلام رسول صاحب سب کلرک شیخوپورہ نے عرض کیا کہ ارشد صاحب نیک کام پر لگے ہوئے ہیں۔ اور ان کا قادیان میں بیٹھنا ہم سب کے لئے مبارک ہے۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ وہ وہاں رہیں۔ ہم ہی ان کو ملیں گے

اس سال آپ نے حج کا ارادہ کیا۔ تو دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے جتنے حاجی اس سال جا سکتے ہیں۔ ان کی فہرست مکمل ہو چکی ہے اور اب اور کوئی حاجی نہیں جا سکتا۔ ایک غیر احمدی دوست نے مشورہ دیا کہ آپ کراچی چلے جائیں۔ تو حاجیوں کا جہاز چلنے کے وقت منظور شدہ لسٹ میں سے کئی حاجی فوت ہو جاتے ہیں۔ تو ان کے نمبر پر آپ جا سکیں گے۔ لیکن آپ کو اپنا نام وغیرہ نہیں بتانا ہوگا۔ بلکہ . . . . فوت شدہ کا نام ہی بتانا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایسے حج سے باز آیا۔ جس کی بنا جھوٹ اور بے ایمانی پر ہو۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ پر بڑی خوشی سے تشریف لے گئے اور کسی تکلیف کی پرواہ نہ کی۔ اپنی بیعت کا واقعہ سناتے۔ کہ میں قادیان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے واپس آیا۔ تو میری بیوی نے کہا۔ کہ میں بھی بیعت میں شامل ہوتی ہوں۔ کیونکہ آپ راستباز اور سچے مومن ہیں۔ اور آپ جھوٹے راستے کو اختیار نہیں کر سکتے۔ یہ بھی آپ کے تقویٰ کی علامت ہے جب آپ زیادہ بیمار ہوئے۔ تو علاج کے لئے آپ کو لاہور گنگا رام ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ آپ دس بارہ یوم علاج کے بعد اپریشن سے تیسرے روز بعد بروز جمعہ ۲۸ ۱۰/۴۹ کو صبح پانچ بجے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ پہنچایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا۔ چونکہ اس وقت کوئی قبر تیار نہ تھی۔ اس لئے جنازہ نور ہسپتال ربوہ میں رات کو زیر انتظام خدام الاحمدیہ رکھا گیا۔ اور ۲۹ ۱۰/۴۹ کو گیارہ بجے صبح آپ کو قبرستان ربوہ میں دفن کیا گیا۔ آپ کی اولاد کے قریباً چالیس افراد اس وقت موجود ہیں۔ اور سب کے سب احمدیت کے خادم ہیں۔ میں احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں معروض ہوں کہ وہ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور جنازہ غائب پڑھیں۔ آپ کی عمر وفات کے وقت تقریباً ۹۰ سال کی ہوگی۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو لڑکی عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ کا نام امۃ الحی تجویز فرمایا ہے۔ اور زچہ سخت کمزور ہیں احباب دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد اعظم بوتالوی)

سائیکل پر ۲۰۰ میل تبلیغی سفر!

اس عاجز نے ربوہ کے گزشتہ سالانہ جلسہ کی تقریب پر بھی شیخوپورہ سے سائیکل پر سفر کر کے جلسہ میں شمولیت کی تھی اور پھر بعد جلسہ ضلع لائل پور کے دیہات میں سائیکل پر سفر کر کے تبلیغ کی تھی۔ اور اس طرح تقریباً ۴۰۰ میل سفر اپریل اور مئی ۱۹۴۸ء میں کیا تھا۔ مگر اب اس عاجز کو اللہ تعالیٰ نے ایک تازہ تبلیغی سفر کرنے کی توفیق بخشی۔

یہ عاجز سرگودھا کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ۱۰ ۱۱/۴۹ کو ۱۱ بجے دوپہر کو شیخوپورہ سے اپنے تبلیغی سائیکل پر روانہ ہوا۔ اور ۴۴ میل سفر طے کرنے کے بعد دن غروب ہو گیا۔ اور پھر رات کو ہی مزید ۳۴ میل سفر دعائیں کرتے ہوئے دیہات میں سے کیا۔ اور رات کو ۳ بجے چنیوٹ کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ میں پہنچ گیا پھر وہاں سے ۱/۲ ۷ بجے صبح روانہ ہو کر ۳۲ میل کے سفر کے بعد خدا کے فضل و کرم سے ۱۱ ۱۱/۴۹ کو ۱۲ بجے دوپہر جناب ملک صاحب خانصاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کی کوٹھی پر سرگودھا میں پہنچ گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ اور تقریر میں شامل ہوا۔ اس سے قبل تبلیغی سفروں میں ۱۰۰ میل طویل سفر ایک سانس میں کرنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ جو کہ اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے بخشا۔

سرگودھا میں تبلیغ

دوران جلسہ میں عاجز نے اپنے بڑے بڑے تبلیغی پوسٹر قناتوں کے ساتھ لٹکا دیئے۔ جن کو تقریباً ۵۰۰ غیر احمدی دوستوں نے بشوق پڑھا ۱۲ نومبر کو سرگودھا کی جماعت میں اپنے احمدیہ کلنڈر فروخت کئے۔ اور رات احمدیہ مسجد میں ٹھہرا۔ ۱۳ نومبر کو شیخ منظور احمد صاحب احمدی تاجر گھی کی دوکان پر اپنا سائیکل کھڑا کر کے اشتہار لٹکائے اور زبانی تبلیغ بھی کی۔ قریباً ۲۰۰ آدمیوں نے اشتہارات کو پڑھا ۲ گھنٹے تک یہاں تبلیغ ہوتی رہی۔

پھر اسی دن سرگودھا سے روانہ ہو کر۔ احمد نگر۔ ربوہ۔ پنڈی بھٹیاں خانقاہ ڈوگراں میں ایک ایک رات قیام کر کے زبانی اور اشتہارات تقسیم کر کے تبلیغ کرتا رہا۔ پھر سو میل کے سفر کے بعد ۱۷ ۱۱/۴۹ کو شیخوپورہ پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

آخر میں ان سب احمدی احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تعاون اور خدمت کی نیک جزا بخشے جو انہوں نے اس سفر میں میرے ساتھ نیک سلوک کیا اور ہر طرح مدد کی۔

(طالب دعا۔ عاجز ق۔ م حنیف سائیکل سیاح از شیخوپورہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد

خدام الاحمدیہ کے گزشتہ سالانہ اجتماع پر تقریر فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے عہد میں بھی ترمیم فرمائی ہے۔ آئندہ عہد کی عبارت حسب ذیل ہوگی خدام نوٹ کر لیں:-

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ

میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان۔ مال۔ وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ——— ماہانہ چندہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے اخراجات پورا کرنے کے لئے خدام سے ماہانہ چندہ کی شرح مقرر فرمائی تھی۔

اجتماع کے بعد تمام مجالس کو بذریعہ خطوط اور تمام خدام کو بذریعہ الفضل اس شرح سے اطلاع دیتے ہوئے تاکید کی گئی تھی۔ کہ مجالس نئی شرح کے مطابق چندہ وصول کر کے بھجوائیں۔ بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے

چندہ کے بروقت نہ آنے کی وجہ سے دفتری کاموں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے جملہ مجالس اور جملہ خدام کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد اپنے بقائے صاف کریں۔ نیز آئندہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ بھجوائیں۔ مجالس اپنا بجٹ تیار کر کے بھجوائیں اس کے لئے آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء مقرر ہے (مہتمم مال خدام الاحمدیہ)

نتیجہ امتحان کشتی نوح

گذشتہ سالوں میں جاری شدہ طریق کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کتب سلسلہ کی عادت ڈالنے اور انہیں خدام کے زیر مطالعہ رکھنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" کے امتحان کا اعلان کیا یہ امتحان ۹ ,۱۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو منعقد ہوا دفتر مرکزیہ میں کل ۱۷۶ پرچے موصول ہوئے جن میں سے ۱۳۹ کامیاب ہیں یہ نتیجہ تقریباً ۷۹ فی صدی ہے۔

جامعہ احمدیہ کے دو طالب علم عبد السلام صاحب ظافر اور محمد صدیق صاحب سیالکوٹی علی الترتیب ۱۰۰ میں سے ۹۷ اور ۹۶ نمبر لے کر اول اور دوم رہے۔

کامیاب طلبہ کو مجلس مرکزیہ کا شعبہ تعلیم مبارکباد پیش کرتا ہے۔ آئندہ امتحان ۲ رضا/ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوگا جس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب مقرر ہے

کتاب دعوۃ الامیر صفحہ ۹۰ تک — ترجمہ قرآن کریم پہلے پارہ کے پہلے آٹھ رکوع

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	بشیر احمد صاحب بخاری پوری احمد نگر ضلع جھنگ	۵۰
۲	عبد الکریم صاحب افغان	۴۴
۳	نصیر احمد صاحب جماعت سوم	۴۳
۴	محمود احمد صاحب بورڈنگ	۴۷
۵	محمد نواز صاحب مومن "	۴۰
۶	قاضی مبارک احمد صاحب جامعہ	۷۸
۷	شعبان احمد صاحب نسیم	۶۵
۸	کمال یوسف صاحب	۷۱
۹	نذیر احمد صاحب اٹھوالی	۳۷
۱۰	محمد طفیل صاحب بورڈنگ	۵۲
۱۱	خلیل احمد صاحب اختر	۶۵
۱۲	سلطان محمود صاحب جامعہ	۵۸
۱۳	راجہ نذیر احمد صاحب بورڈنگ	۵۵
۱۴	سید منیر احمد صاحب باہری	۹۰
۱۵	اقبال احمد صاحب اختر	۵۶
۱۶	محمد اسمٰعیل صاحب منیر	۸۸
۱۷	سید نثار احمد صاحب علیم	۸۹
۱۸	محمود احمد صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب	۸۷
۱۹	عبد السلام صاحب ظافر	۹۷ اول
۲۰	محمد صدیق صاحب سیالکوٹی	۹۶ دوم
۲۱	ناصر احمد صاحب قادیانی	۸۴
۲۲	شیخ رشید احمد صاحب	۵۷
۲۳	عبد الرشید صاحب گجراتی	۳۳
۲۴	سعید احمد صاحب	۳۵
۲۵	عبد الرحمٰن صاحب ناصر سیلونی	۶۴
۲۶	محمد بشیر صاحب شاد	۸۵
۲۷	نذیر احمد صاحب گوندا سیوری	۶۰
۲۸	کبیر الدین صاحب	۵۳
۲۹	بشیر الدین صاحب	۸۳
۳۰	عبد الستار صاحب	۳۵
۳۱	بشیر احمد صاحب قادیانی	۸۴
۳۲	سید عزیز احمد صاحب	۶۵
۳۳	نور الحق صاحب	۸۰
۳۴	مرزا محمد ادریس صاحب	۸۸
۳۵	محمد یعقوب صاحب امجد	۷۷
۳۶	عبد المنان صاحب	۸۷
۳۷	عبد الکریم خان صاحب کاٹھگڑھی	۹۲
۳۸	حیات عمر صاحب	۳۴
۳۹	احمد خان صاحب تبتی	۴۳
۴۰	چوہدری ولایت محمد صاحب بورڈ لوالہ	۵۰
۴۱	چوہدری فضل کریم صاحب	۶۳
۴۲	چوہدری عبد الرحیم صاحب	۶۸
۴۳	" عبد الرحمٰن صاحب	۶۶
۴۴	بابو محمد رمضان صاحب گوجرانوالہ	۸۴
۴۵	میاں محمد جمیل صاحب	۸۰
۴۶	بابو عبد القادر صاحب ڈرگ روڈ۔ کراچی	۸۶
۴۷	نذیر احمد صاحب ساجد	۸۵
۴۸	بشیر احمد صاحب سیال	۸۴
۴۹	عبد المجید صاحب امجد	۴۱
۵۰	جاوید برکت صاحب	۳۴
۵۱	احمد علی صاحب	۵۵
۵۲	ملک الطاف الرحمٰن صاحب	۶۲
۵۳	حمید الدین صاحب ناصر اوکاڑہ	۵۰
۵۴	ناصر احمد صاحب	۶۷
۵۵	عبد الحکیم خان صاحب	۶۲
۵۶	قریشی عبد اللطیف صاحب	۳۴
۵۷	ڈاکٹر فیاض حسین شاہ صاحب	۶۵
۵۸	شیخ لعل محمد صاحب	۷۰
۵۹	عبد العزیز صاحب ککی لو	۴۵
۶۰	عبد اللطیف خان صاحب	۴۲
۶۱	عبد اللطیف صاحب علی پور	۶۷
۶۲	میر محمد اشرف صاحب فضل عمر ہوسٹل لاہور	۵۱
۶۳	احمد دین صاحب	۷۳
۶۴	چوہدری فضل الٰہی صاحب	۶۶
۶۵	ظفر اسمٰعیل صاحب	۵۶
۶۶	مبارک احمد صاحب مدراسی	۵۸
۶۷	چوہدری رفیق احمد صاحب	۸۰
۶۸	" محمد مجید صاحب	۸۱
۶۹	نور الدین احمد خان صاحب	۴۲
۷۰	کرامت اللہ صاحب	۶۸
۷۱	خواجہ منظور احمد صاحب	۳۳
۷۲	محمد اسلم صاحب باجوہ	۷۹
۷۳	منیر الدین صاحب طاہر	۶۷
۷۴	چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب	۳۷
۷۵	ریاض قمر حسین صاحب	۸۲
۷۶	رشید احمد صاحب فیروزپوری	۷۸
۷۷	محمد احمد صاحب حیدرآبادی	۸۴
۷۸	سید بشیر احمد صاحب	۴۵
۷۹	خیر الدین صاحب	۳۳
۸۰	لطف الرحمٰن صاحب شاکر	۵۱
۸۱	سردار مبشر احمد صاحب قیصرانی	۶۴
۸۲	محمد حمید اللہ صاحب لائلپوری	۷۴
۸۳	سمیع اللہ صاحب	۴۳
	امتیاز احمد صاحب	۳۳
۸۵	حمید احمد صاحب حامد	۳۸
۸۶	بشارت احمد صاحب بھٹی	۳۸
۸۷	ریاض احمد صاحب	۳۳
۸۸	محمد انور احمد صاحب	۶۰
۸۹	بشیر احمد صاحب	۳۵
۹۰	چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب	۴۱
۹۱	مولوی مجیب الرحمٰن صاحب صادق	۵۵
۹۲	شیخ محمد شفیق صاحب	۶۸
۹۳	لطیف احمد صاحب سیالکوٹی	۳۵
۹۴	محمد رفیق صاحب لائلپوری	۳۸
۹۵	عبد الحمید صاحب راولپنڈی	۶۰
۹۶	دولت علی صاحب حوالدار کلرک	۸۲
۹۷	قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی	۶۱
۹۸	حوالدار محمد اسمٰعیل صاحب	۶۱
۹۹	عنایت اللہ صاحب	۳۳
۱۰۰	کپتان ملک خادم حسین صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۶۰
۱۰۱	چوہدری احمد حسن صاحب	۵۱
۱۰۲	محمد ایوب صاحب	۸۸
۱۰۳	دفعدار رسول احمد صاحب	۸۶
۱۰۴	مبارک احمد صاحب	۳۷
۱۰۵	محمد اسلم خان صاحب انچال کراچی	۳۳
۱۰۶	ضیاء البشیر احمد صاحب	۴۲
۱۰۷	صغریٰ بیگم صاحبہ	۳۳
۱۰۸	محمد ابراہیم صاحب رشید	۸۰
۱۰۹	بابو احمد جان صاحب	۵۸
۱۱۰	سیٹھ اسمٰعیل موسیٰ صاحب	۷۲
۱۱۱	مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب	۶۷
۱۱۲	مرزا عبد الرشید بیگ صاحب	۸۲
۱۱۳	عبد المجید صاحب	۷۵
۱۱۴	شیخ عبد الوہاب صاحب	۴۵
۱۱۵	چوہدری فیض عالم خان صاحب	۵۶
۱۱۶	محمود احمد صاحب	۳۳
۱۱۷	عبد اللہ صاحب بنگلوری	۸۹
۱۱۸	بشریٰ صاحبہ بنگلور	۷۰
۱۱۹	جمیلہ خانم صاحبہ	۵۴
۱۲۰	بابو محمد اقبال احمد صاحب سیالکوٹ شہر	۸۱
۱۲۱	سید مبارک احمد صاحب	۷۰
۱۲۲	محمد بشیر صاحب بھٹی زیروی	۷۰
۱۲۳	محبوب الٰہی صاحب بی۔ ایس سی	۹۰
۱۲۴	علی احمد صاحب ملتان	۵۲
۱۲۵	عبد الرحمٰن خان صاحب	۷۰
۱۲۶	عبد الحفیظ صاحب	۷۰
۱۲۷	قریشی محمد سلیم صاحب	۶۰
۱۲۸	عبد القدیر صاحب ہارون دہلی گیٹ لاہور	۴۰
۱۲۹	محمد عبد المنان صاحب	۳۵
۱۳۰	محمد عبد القادر صاحب نیلہ گنبد	۴۵
۱۳۱	محمد یحییٰ صاحب	۷۲
۱۳۲	محمد فاروق صاحب	۵۱
۱۳۳	عبد المجید صاحب بھاٹی گیٹ	۳۵
۱۳۴	فضل محمد صاحب کرشن نگر	۶۹
۱۳۶	محمد اقبال صاحب اسلامیہ پارک	۴۲
۱۳۷	عبد السمیع صاحب خادم	۷۵
۱۳۸	رشید منہاس صاحب	۵۲
۱۳۹	چوہدری عبد الرشید صاحب	

سنہ ۱۹۵۰ء میں نصف کرہ غربی کی مردم شماری ہوگی

لنڈن ۳۰ نومبر۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں نصف کرہ غربی میں جو مردم شماری ہوگی اس سے دنیا میں بڑی دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ اس مردم شماری کی منصوبہ بندی کینیڈا سمیت ۲۲ اقوام نے کی ہے اور اس کی نگرانی آبادی کے بڑے بڑے ماہر جن میں مسٹر ڈیوڈ جی گلاس اور ڈاکٹر جارج نارمنہ برطانیہ کے ایم الفریڈ سیوے ایم۔ موریس لیوی بریل اور پروفیسر جی ڈارموس فرانس اور دیگر یورپین ملکوں کے ماہر کریں گے۔ برطانیہ میں جہاں ہر دس سال کے بعد مردم شماری ہوتی ہے اور فرانس میں جہاں ہر پانچ سال کے بعد ہوتی ہے سنہ ۱۹۵۱ء میں مردم شماری ہونے والی ہے۔

نصف کرہ غربی کی مردم شماری سے شمالی اور جنوبی امریکہ کے تیس کروڑ افراد کے بارے میں اہم معاشی اور مجلسی معلومات فراہم ہونگی۔ امریکہ میں جو مردم شماری ہوگی۔ اس میں پندرہ کروڑ آدمیوں سے معلومات فراہم کی جائیں گی۔ مردم شماری کو چھ لاکھ نقشوں کی ضرورت ہوگی جو اتنے ہوں گے ان سے ریل کے سات مال ڈبے بھر جائیں گے۔ موجودہ منصوبے کے مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۵۰ء میں شروع ہو جائیگی۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض علاقوں میں سنہ ۱۹۵۱ء کے موسم گرما تک مکمل نہ ہو۔ ممکن ہے بعض علاقوں میں فراہم کردہ معلومات سنہ ۱۹۵۰ء ہی میں شائع ہونی شروع ہو جائیں۔ مردم شماری کرنے والے حکام بجلی کی ایک نئی مشین استعمال کریں گے۔ یہ مشین ایک ہی دفعہ میں الگ الگ درجے کرنے۔ گننے۔ جمع کرنے اور ترتیب دینے کا کام انجام دے گی۔ اس کے بعد یہ مشین معلومات کی ترتیب سے حاصل شدہ اعداد و شمار کو شائع کرے گی اور خود بخود ان کو جوڑ کر لکھ دیگی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مردم شماری کے دوران میں یہ مشین جتنا کام کرے گی۔ اتنا کام کرنے کے لئے پانچ سو آدمی کی ضرورت ہوتی جو اپنی تمام عملی زندگی میں یہ کام کرتے رہتے۔ (اسٹار)

عراق میں فوجی قانون پر پابندیاں

بغداد ۳۰ نومبر۔ عراق کے فوجی گورنر نے حکم دیا ہے کہ آئندہ سے فوجی قانون کا اطلاق ان جرائم پر ہوگا۔ جو اشتراکیت، لا حکومیت اور صیہونیت کے تحت آئیں گے یا ایسے جرائم جن کا اثر عوام کے اخلاق پر پڑتا ہو۔ (اسٹار)

بلوچستانی ریاستوں میں لیگ کی تنظیم

کراچی ۳۰ نومبر۔ بلوچستان ریاستوں کی مسلم لیگ آرگنائزنگ کمیٹی کا اجلاس قاضی محمد عیسیٰ جان کے کنونیر ہیں کی صدارت میں ہوا۔ کمیٹی نے اٹھارہ آدمیوں پر مشتمل ایک ذیلی کمیٹی بنائی ہے جو سبیلہ ریاست میں رکن بنانے کا کام کرے گی۔ سیٹھ محمد حسن اس کے نائب صدر اور مولوی عبد العلیم اور بہرام خان منگل اس کے سیکرٹری ہیں۔ (اسٹار)

پاکستانی لیڈر چودھری ظفر اللہ خاں کی خدمات کا اعتراف

قاہرہ ۳۰ نومبر۔ ادارہ اقوام متحدہ میں اریٹریا کا جو وفد شریک ہوا تھا اس نے اریٹریا کے عوام کے موقف کی علمبرداری کرنے پر پاکستان کی گرانقدر خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ وفد کے لیڈر مسٹر ابراہیم سلطان نے تمام اسلامی ممالک کی امداد کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ یقین ظاہر کیا کہ اسلامی ملکوں کو متحد رکھنے کا واحد ذریعہ اسلام کا رشتہ ہے۔ آپ نے کہا ہم نے لیک سکسس میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو اپنا بہترین دوست اور مشیر پایا۔ جنہوں نے ہمارے مطالبہ کی مؤثر تائید کر کے ہمارے قلوب پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ چنانچہ جب اریٹریا کے لئے قائم کردہ کمیشن میں پاکستان کو بھی شامل کر دیا گیا۔ تو ہم نے اطمینان کا سانس لیا۔

ریلوے کے نظم و نسق کی تعلیم

بغداد ۲۹ نومبر۔ حکومت عراق اپنے چار افسروں کو ریلوے کے نظم و نسق کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے برطانیہ بھیجے گی۔ (اسٹار)

پاکستان کی اسلامی خدمات ہمارے لئے ناقابل فراموش ہیں

کراچی ۳۰ نومبر۔ بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس میں متعین طونس کے نمائندے ڈاکٹر حبیب نے آج ایک پریس کانفرنس میں بیان کیا کہ طونس فرانس کی غلامی کی زنجیریں توڑنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہے وہ انشاء اللہ اپنی پہلی فرصت میں آزاد ہو جائیگا۔ آپ نے پاکستان کی تعریف کی اور کہا کہ پاکستان نے دوسرے ممالک اسلامیہ کی آزادی کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں طونس انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ اس کانفرنس میں الجزائر کے نمائندے علی حامی نے بھی تقریر کی آپ نے کہا کہ الجزائر کے باشندے طونس کے مسلمانوں کے جذبات آزادی سے پوری ہمدردی رکھتے ہیں آپ نے پاکستان سے اپیل کی کہ وہ الجزائر اور طونس کے مسلمانوں کو آزادی کے حصول میں مدد دے۔

کامن ویلتھ اور مغربی یورپ کے درمیان تجارت بڑھ رہی ہے

لندن (ریڈیو سے) اس ہفتے دو واقعات نے دو عالمگیر تجارت کے ایک اہم رجحان پر روشنی ڈالی ہے اور وہ ہے کامن ویلتھ اور مغربی یورپ کے علاقے کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تجارت۔ پہلا واقعہ یہ تھا کہ کامن ویلتھ معاشی کمیٹی نے جنگ کے بعد اپنا پہلا تجارتی تبصرہ شائع کیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کامن ویلتھ دنیا کا سب سے بڑا واحد تجارتی یونٹ بن گیا ہے۔ کامن ویلتھ میں ڈالر کے علاقے سے درآمد گھٹ گئی ہے اور مغربی یورپ سے تجارت تیس فی صدی اضافہ ہو گیا ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک پریس کانفرنس میں مغربی یورپ کے ممالک اور سٹرلنگ علاقے کے باہمی رابطے پر روشنی ڈالی۔ کامن ویلتھ معاشی کمیٹی کی رپورٹ میں جو مواد فراہم کیا گیا ہے سر کرپس نے اس کے بعض پہلوؤں کو کھول کر بیان کیا کہ مغربی یورپ سے سٹرلنگ علاقے کی تجارت کے سالانہ اعداد و شمار تقریباً ایک ارب پاؤنڈ تک پہنچ گئے ہیں۔ جو تقریباً پانچ ارب ساٹھ کروڑ ڈالر کے برابر بنتے ہیں اور امریکہ کو بقول مسٹر ہیون نو ارب ڈالر رقم کی مالیت کا خام مال یورپ کے سوا سے کرنا تھا۔ (ب۔ و۔ س)

ماسکو کے اسلام پر حملے

لندن ۳۰ نومبر۔ ماسکو میں فلسفہ کے سوالات پر سرکاری مقرروں نے قرآن حکیم کی تعلیمات پر حملے کئے ہیں۔ انسان کی بنیاد پر مذہب اور سائنس پر ایک تقریر کرتے ہوئے پلیٹنکی نے ماسکو ریڈیو سے ایک نشریہ میں کہا کہ مذہب اسلام "تمام غیر مسلموں سے نفرت کرنا سکھاتا ہے" اور "بین الاقوامی محنت کش طبقے کے اتحاد" کا مخالف ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ تازہ حملے ایسے وقت پر کئے جا رہے ہیں۔ جب اشتراکی اسلامی قوموں میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کیوبہ کھانڈ کا نرخ

لائلپور ۳۰ نومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لائلپور نے ماموں کانجن اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے کیوبہ کھانڈ کے تھوک نرخ علی الترتیب ۳۸ روپے ۱۲ آنے ۱۱ پائی و ۳۸ روپیہ ۱۴ آنہ ۲ پائی فی من اور پرچون نرخ علی الترتیب ۳۹ روپیہ ۴ آنہ ۱۱ پائی و ۳۹ روپیہ ۴ آنہ ۲ پائی فی من مقرر کئے ہیں۔

ماموں کانجن اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی دیہاتی علاقوں کے لئے بار برداری کا مناسب خرچہ ان نرخوں کے علاوہ ہوگا۔

آئندہ سال امریکہ میں گندم کی فصل میں شدید تخفیف کی جائے گی

اوٹاوا ۳۰ نومبر۔ کینیڈا کے گیہوں کے کاشتکاروں کو توقع ہے کہ وہ حسب معمول برطانیہ اور دیگر ملکوں کو اپنی کل پیداوار کا چالیس فیصدی حصہ دے سکیں گے۔ ادھر توقع ہے کہ امریکہ سے گندم کی سپلائی میں شدید تخفیف واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ کاشتکاروں کو اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ وہ زمین کی زرخیزی کو قائم رکھنے کے لئے زمین کو صرف گھاس اگانے کے لئے چھوڑ دیں۔

گذشتہ چند سالوں میں کثرت کے ساتھ گیہوں پیدا کرنے سے حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر چند سال اور اسکو جاری رکھا تو ۔ ۔ ۔ ۔ چاروں طرف لاکھوں ایکڑ زمین ناقابل کاشت ہو کر رہ جائے گی گذشتہ دو سال میں امریکہ نے اتنا گیہوں پیدا کیا ہے کہ وہ بجائے معمول کے مطابق دس فیصدی کے پچاس فی صدی فصل غیر ملکوں کو بھیج سکا ہے۔ اندازہ لگایا ہے کہ آئندہ چند سالوں میں جتنی مقدار میں گیہوں پیدا ہوگا۔ وہ صرف اسکی ضرورت کے لئے کافی ہوگا۔

برطانیہ اور کینیڈا کے درمیان جو معاہدہ گندم ہوا تھا اسکے تحت برطانیہ گذشتہ چار سال سے کینیڈا کا فاضل گیہوں خرید رہا ہے۔ (اسٹار)

مشرقی جرمنی میں تین سو جرمنوں کو آگ سے بچا لیا گیا!

برلن ۳۰ نومبر۔ روسی منطقے میں یورینیم کی کانوں میں زیر زمین دھماکوں اور آگ میں ایک ہزار کان کن زمین کے اندر کانوں میں گھیرے گئے ہیں ان کو بچانے کے لئے روسی منطقے کے طول و عرض سے فائر بریگیڈ اور امدادی جماعتیں یورینیم کی ان کانوں کے علاقے کو روانہ ہوئی ہیں۔

برطانوی لائسنس یافتہ برلن کے اخبار "برلن ٹیلیگراف" کے مطابق جان جرگن رسٹڈ کانوں کے ایک راستے میں نار کی آگ قریب کے ایک آتش گیر مادے کے ذخیرے تک پہنچ گئی اور جب یہ مادہ پھٹا تو اس سے کان کا راستہ بند ہو گیا۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اب تک نو سو تین باہر لائی جا چکی ہیں اور تین سو کان گیہوں کو بچا لیا گیا ہے۔ کان کے تین خاص راستوں میں جہاں سے حادثہ پیش آیا۔ جو کان کن کام کرتے ہیں۔ یہ تعداد ان کی ایک تہائی ہے۔ یہ وسمٹ ماشنگ کمپنی کے ملازم تھے جو روس کے زیر اثر ایک بہت بڑی کمپنی ہے اور اس کا صدر مقام آبو میں ہے جو چیکوسلاواکیہ کی سرحد کے قریب ساکسنی میں جنوب میں ہے۔ (اسٹار)